

امام (وقت) مجتہد (العصر) ابو عبد اللہ المازری، جو اہل علم کا سہارا اور شہروں (عوام الناس) کے سب سے مرکز تھے۔ سارے عالم میں ایسے مشہور ہوئے کہ مذہب میں آپ کو امام شمار کیا گیا۔ اس لئے کہ آپ نے اس کے مسائل کی باگ ڈور سنبھالی تھی۔

الود تلافی نے اپنے سفر نامے میں لکھا ہے۔

الامام المنظر المجتہد القوی الباع فی تحقیق النظر ابو عبد اللہ محمد بن علی التیمی المازری...

امام دقیق النظر، مجتہد، تحقیق و تدقیق میں قوی اور طاقت ور ابو عبد اللہ محمد بن علی التیمی المازری الخ

درحقیقت ہمیں اس بات کی ضرورت ہی نہیں کہ امام صاحب کے مرتبہ علیا کے ثبوت کے لئے مورخین کی شہادتیں اور علماء کی ثنا خوانی پیش کریں۔ جب کہ ان کی قیمتی کتابیں ہمارے سامنے ہیں۔ اور وہ خود آپ کی عظمت اور عالمی شہرت کی قوی دلیلیں ہیں۔ جن کی وجہ سے آپ کو اپنے زمانے کی علمی قیادت بلا اختلاف ملی۔

امام صاحب کے علمی آثار | امام صاحب نے اپنے پیچھے ایک وسیع تحریری ذخیرہ چھوڑا ہے۔ یہاں ہم ان کے چند علمی آثار کا ذکر کریں گے۔ جو آسانی سے ہمیں دستیاب ہو سکے ہیں۔

۱۔ المعلم بفوائد مسلم :- یہ صحیح مسلم کی پہلی شرح ہے جس کے بارے میں علامہ ابن خلدون اپنے مقدمے میں یوں لکھتے ہیں۔  
داما صحیح مسلم فکثرت عنايته علماء المغرب به واكبوا عليه واجموا على تفضيله ..... والى  
الامام المازری من كبار فقهاء المالكية غلبه شرحا وسماه "المعلم بفوائد مسلم" اشتمل على  
حیون من علم الحديث وفنون في الفقه، ثم الملة القاضی حیاض بعد وتممه وسماه الكمال المعلم  
اور صحیح مسلم پر علماء مغرب نے اکثر اپنی توجہات مرکوز رکھیں۔ اور اس کی فصیلت پر متفق رہے۔

امام المازری نے جو کبار فقہائے مالکیہ میں سے ہیں۔ اس پر ایک شرح لکھوائی جس کا نام "المعلم بفوائد المسلم" رکھا۔ یہ شرح علم حدیث کے بعض سرچشموں اور فقہ کے مختلف فنون پر مشتمل ہے۔ بعد ازاں قاضی حیاض نے اس کو مکمل کیا۔ اور اسے "الکمال المعلم" کا نام دیا۔

عبد الوہاب پاشا ابن خلدون کی رائے پر جرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

وعقل ابن خلدون في تملیقه بشرح المازری عن انه اشتمل ايضا على مسائل كثيرة في  
اصول الكلام، وابحاث قيمة في الانظمة الاسلامية - ومسائل الخلاف لمسالة الاجتهاد والامامة  
وشروط البيعة والمفاضلة بين الصحابة وجواز الجوسسة في الحرب وغيرها مما يطول تعدادہ

لہٰذا نثرہ الانظار المعروف برحلة الورد تلافی حسین بن محمد ۵۲۹ مطبوعہ الجوامع لہٰذا مقدمہ ابن خلدون ص ۴۱۹، مطبوعہ مصر ۱۳۲۰ھ